لغات الحدیث

قسط نمبر ۲

تحریر و ترتیب: مولانا محمد ادریس السلفی

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث (بخاری مع الفتح ۱/۲۳۲)

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے اے اللہ میں مذکر اور مونث شیاطین سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

خبث کو خاء اور باء کے ضمہ سے پڑھنا زیادہ درست ہے۔ یہ خبیث کی جمع ہے مراد مذکر شیاطین ہیں اور الخبائث خبیثۃ کی جمع بمعنی مونث شیاطین امام خطابی رحمۃ اللہ نے کلمہ خبث کو خاء اور باء کے ضمہ کے علاوہ پڑھنا غیر درست قرار دیا ہے امام صاحب کی یہ بات محل نظر ہے۔ کیونکہ جمع کیلئے فعل کا وزن عین کے ضمہ اور سکون دونوں سے آتا ہے مثلاً کتاب کی جمع کتب بضم التاء اور بسکون التاء درست ہے۔

جب کہ خبث کو بسکون الباء کئی محققین نے درست قرار دیا ہے ابو عبید القاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب غریب الحدیث میں اسے بسکون الباء ہی بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں شیوخ کی اکثر روایات بسکون الباء ہیں امام قرطبی فرماتے ہیں خبث میں با کا ضمہ اور سکون دونوں طرح کی روایات

ہیں لہذا اس کا باسکان الباء غلط قرار دینا یا محدثین کی تصحیف کہنا درست نہیں۔

اگرچہ باء کو ضمہ سے پڑھنا ہی اولیٰ ہے کیونکہ

۱۔ بسکون الباء سے مراد مذکر شیاطین لینے کے باوجود یہ مصدر سے مشابہت رکھتا ہے۔

۲۔ خبث بسکون الباء بمعنی شر بھی آتا ہے جب کہ یہاں مذکر شیاطین مراد لینا ہی قرین قیاس ہے ارشاد نبوی ہے

ان هذه الحشوش محتضرة فاذا دخل احدكم الخلاء فليقل اللهم آه۔ (علل للترمذی)

۳۔ خبث بسکون الباء خبث یخبث سے مصدر ہے لہذا اس صورت میں یہ مصدر کے مشابہ ہو جائے گا۔ جس کا معنی خباثت و شرارت ہو گا۔

معلوم ہوا خبث بضم الباء میں احتمالات موجود نہیں لہذا یہ بنسبت محتمل کے اولی واضح ہے۔

حدیث شریف میں اگر خبث بسکون الباء بمعنی شر ہو تو خبائث نفوس خبیثہ کی صفت بن کر مذکر و مونث شیاطین پر بولا جائے گا اور ترجمہ یہ ہو گا "اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں برائی اور برائی کرنے والوں سے"۔ ایسے ہی اگر خبث بسکون الباء بمعنی شر ہو تو خبائث بمعنی برے افعال ہو گا۔ جیسا کہ دوسری جگہ حدیث شریف ہے۔

اعوذ بالله من الخبث والخبيث (ترمذی)

علاوہ ازیں خبث باسکان الباء (مفرد) کا اطلاق لغت عرب میں اگر کلام پر ہو تو بمعنی گالی گلوچ ہوتا ہے اور اگر ادیان پر ہو تو بمعنی کفر اور کھانے پر ہو تو بمعنی حرام اور

پینے والی اشیاء پر ہو تو بمعنی نقصان دہ ہوتا ہے۔

لفظ خبیث کا اطلاق شرعا حرام کے بجائے صرف بدبودار اور ناپسندیدہ پر بھی ہوتا ہے۔ فرمان نبوی ہے

انکم ایها الناس تاکلون من شجر تین لاأراهما الا خبیثتین الثوم والبصل۔ (م ۱/ ۱۵)

ایسے ہی فرمایا کسب الحجام خبیث۔ یہاں بھی مراد کراہت ہے کیونکہ حجامت مباح ہے۔ البتہ اس کو خاء اور باء کے فتحہ سے پڑھنا درست نہیں جو بمعنی میل کچیل اور کھوٹ کے آتا ہے۔ حدیث میں ہے۔

(کما تنفی الکیر الخبث) بفتح الخاء والباء

جیسے بھٹی (سونے اور چاندی) کے میل کو نکال ڈالتی ہے۔

خبث بضم الخاء اور بفتح الباء خبیث سے معدول ہے جو مذکر کو گالی دینے کیلئے بصورت ندا استعمال ہوتا ہے کہا جاتا ہے یا خبث بضم الخاء و فتح الباء اے برے مرد۔

(ملاحظہ ہو فتح الباری ۲۳۲/۱۔ لغات الحدیث وحید الزمان ۶/۴۔ النہایۃ ۵/۲۔ فرائد اللغۃ ۷۶/۱۔ غریب الحدیث لابی عبید ۱۹۲/۲۔ اصلاح غلط المحدثین للخطابی ص ۲۱۔ المنجد مادہ خبث سنن النسائی مع حاشیہ سندی کتاب الطہارۃ۔)